دو دِن دو رہنما

نظمیں

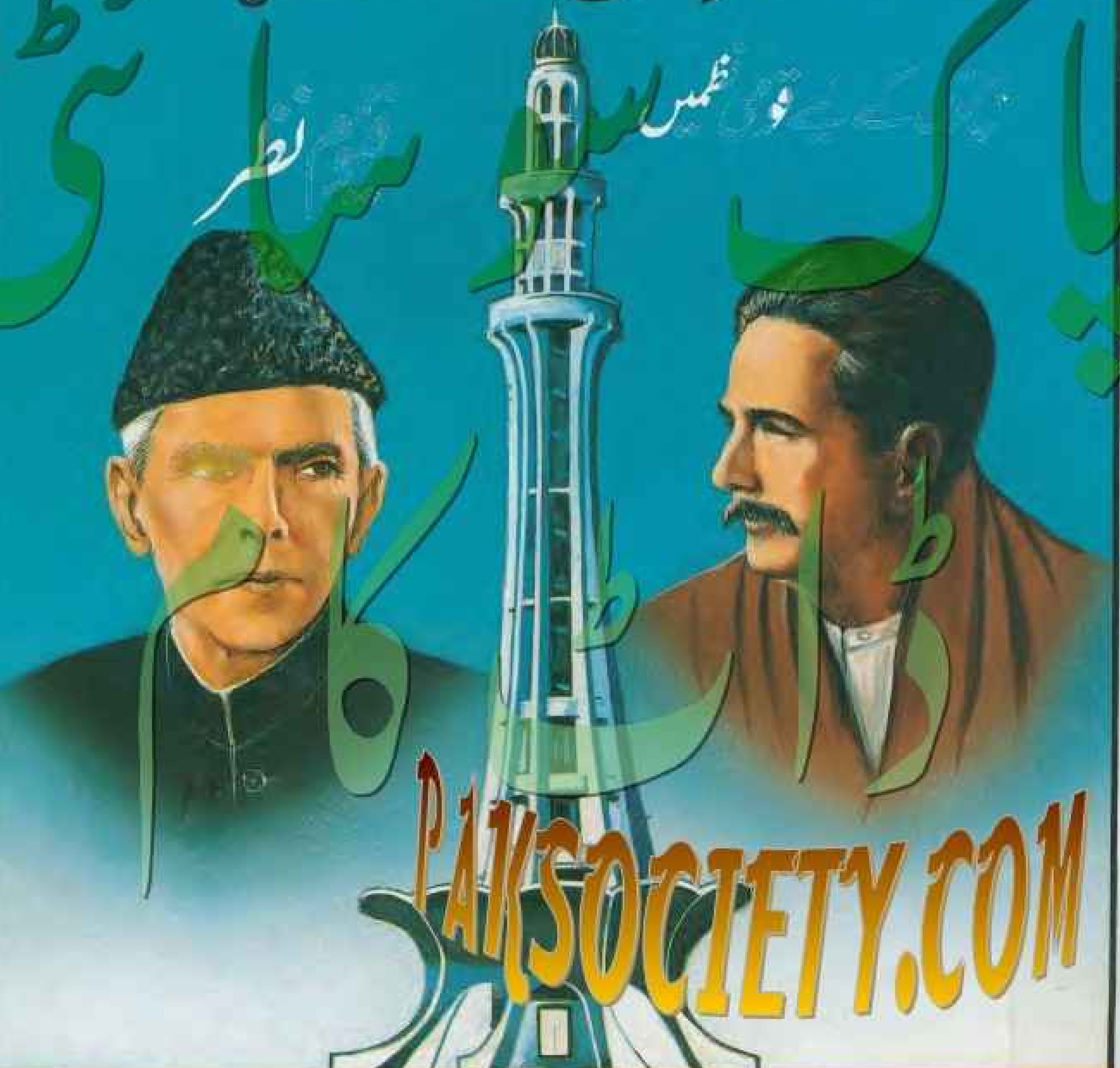

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
PAKSOCIETY.COM

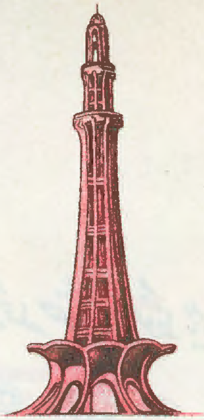

دو دِن دو مُنہا

بچّوں کے لیے قومی نظمیں

قیّوم نظر

فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

لاہور - راولپنڈی - کراچی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

ترتیب

23 مارچ 1940ء

یہ دِن مُبارک تھا بہت	5
اِس دِن نے اِکٹھّا ہم کو کیا	8
چاہا ہم نے	10
آج ہم مِل کر اُٹھے	11
آزادی کی باتیں	12
یومِ پاکِستان منائیں	13

14 اگست 1947ء

پاکستان بنا	14
یہ زندگی بھرا دِن	15
قائم شان رہے	16
آزاد ہوئے ہم	17
آج کا دِن	18
آج کٹی زنجیر	19

علّامہ اقبالؒ

شاعرِ مشرق	21
اِقبالؒ کا مرتبہ	22

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

کہا اقبالؒ نے 23

مردِ درویش 24

ایسا شاعر ہے 25

یومِ اقبالؒ 27

قائدِ اعظمؒ

ہمارے رہنما 28

عظیم انسان 30

قائدِ اعظمؒ کا احسان 31

اے قائدِ اعظمؒ 33

گیارہ ستمبر 35

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

یہ دِن مُبارک تھا بہُت

اُنّیس سو چالیس میں   تیئسویں دِن مارچ کے
لاہور کی سب سے بڑی   مسجد کے پہلو سے لگے
میدان میں، جب جمع تھے   بوڑھے، جواں، چھوٹے، بڑے
اُنّیس سو چالیس میں
دُھن سب کو آزادی کی تھی

اِس درجہ تھا جلسہ بڑا   لوگوں کا تھا سیلاب سا
ہر ایک صف میں، ہر طرف   اِک جوش تھا پھیلا ہُوا
جاتی تھی کوسوں دُور تک   اللّٰہُ اکبر کی صدا
اِس درجہ تھا جلسہ بڑا
دُھن سب کو آزادی کی تھی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

تھے قائدِ اعظم وہاں   اور اُن کے جو ہمراہ تھے
اِک تھے بہادر یار جنگ   اِک شیر تھے بنگال کے
نِشتر، لیاقت اور ظفر   اللہ کو جو پیارے ہُوئے
تھے قائدِ اعظم وہاں
دُھن سب کو آزادی کی تھی

اُس دِن جو تقریریں ہُوئیں   ہرگز نہ پہلے تھیں سُنیں
تھی اِک سے بڑھ کر دُوسری   ساری کی ساری بہتریں
حیرت میں گُم تھا آسماں   نعروں سے گُونجی تھی زمیں
اُس دِن جو تقریریں ہُوئیں
دُھن سب کو آزادی کی تھی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

یہ دِن مُبارک تھا بہت — ہر سُننے والے نے کہا
”لے کر رہیں گے دیکھنا — ہم مُلک پاکستان کا“
اُس دِن کے جوش اور عزم سے — پھر جو کہا، وُہ مِل گیا

یہ دِن مُبارک تھا بہت
دُھن سب کو آزادی کی تھی

اِس دِن کی عظمت ہے بڑی — یہ بات مت بھُولیں کبھی
پُورا کریں وُہ کام بھی — باقی جو رہتا ہے ابھی
دین اور وطن کے نام کو — روشن کریں مِل کر سبھی

اِس دِن کی عظمت ہے بڑی
دُھن سب کو آزادی کی تھی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

اِس دن نے اکٹھّا ہم کو کیا

اِس دِن ہم مِل کر بیٹھے تھے　　آپس کے جھگڑے بھُولے تھے
ذِکر ایسے دُکھوں کا کرتے تھے　　جو سارے مُسلماں سہتے تھے
اِس دن سب نے اِک عہد کیا
اِس دِن نے اِکٹھّا ہم کو کیا

اِس دن ہر ایک کا کہنا تھا　　اِک مُلک بنائیں گے ایسا
اِسلام کا جس میں بجے ڈنکا　　جمہُور کا جس میں چلے سِکّہ
اِس بات نے حوصلہ سب کو دیا
اِس دِن نے اکٹھّا ہم کو کیا

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

اِس دِن یُوں سامنے آئے ہم   ہر جذبہ کام میں لائے ہم
کب مشکل سے گھبرائے ہم   ہر مُشکل پر پھر چھائے ہم
منزل کا رستہ جان لیا
اِس دِن نے اِکٹھا ہم کو کیا

اِس دِن نے ہم کو چمکایا   دُنیا نے ہمارا گُن گایا
جو مقصد تھا ہم نے پایا   دُشمن کو نہ لیکن یہ بھایا
تقسیم کا اُس نے زہر پیا
اِس دِن نے اِکٹھا ہم کو کیا

اِس دِن نے ہم کو طاقت دی   حق پر اَڑنے کی جُرأت دی
اور نظریّے کی وحدت دی   وحدت نے عزّت عظمت دی
اور پاکستان سا مُلک دِیا
اِس دِن نے اکٹھا ہم کو کیا

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

چاہا ہم نے

سو باتوں کی یہ اِک بات   وقت نے ہم کو بتلائی
ہندو اور مُسلماں کی   صدیوں سے نہیں بن آئی
یہ دونوں ہیں دو قومیں   یہ دونوں نہیں دو بھائی
دونوں کی دو تہذیبیں   جن میں نہیں ہے یکتائی
وُہ پتّھر کے بُت پُوجیں   یہ اللہ کے شیدائی
یہ ہیں امن اور صُلح پسند   وُہ جھگڑالو ، بَلوائی
حق پر مبنی بات اِن کی   اُن سے بھاگے سچّائی

ہندو اور مُسلماں میں
ہو نہیں سکتی یک جائی

آج کے دِن چاہا ہم نے   پاکستان بنائیں گے
ہندو کی مکّاری سے   اپنا آپ چھڑائیں گے
محکوموں، مظلوموں کو   حق اُن کا دِلوائیں گے
عدل و صداقت کی صُورت   پاکستان بنائیں گے
لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ   کا پرچم لہرائیں گے

دینِ اِسلام کی عظمت کا
جب سکّہ منوائیں گے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

آج ہم مِل کر اُٹھے

اپنی آزادی کی خاطر آج ہم مِل کر اُٹھے
لے کے نام اللہ کا پیر و جواں گھر گھر اُٹھے
قوم کا ہر رہنُما اُٹّھا وطن کے واسطے
قائدِ اعظم اُٹھے، ممدوٹ اُٹھے، نشتر اُٹھے
وادیٔ کشمیر سے تا حیدر آبادِ دکن
پرچم آزادی کا تھامے حُریّت پرور اُٹھے
مرد و زن اُٹھّے تھے یوُں سیلاب تھا اُمڈا ہُوا
مُتحِدّ تھے اِس طرح، گویا تھے بحر و بر اُٹھے
پِس رہے تھے ظُلم کی چکّی میں جانے کب سے سب
ظالموں کے ساتھ لینے کے لیے ٹکّر اُٹھے
نعرۂ تکبیر گُونجا کُوچہ و بازار میں
کُفر لرزا جب مسلماں دِین کے بل پر اُٹھے
مُلک اِک بن کر رہے گا نام پر اسلام کے
دِل میں یہ ٹھانے ہُوئے لوگوں کے جب لشکر اُٹھے
نیک نیّت تھے، نڈر تھے اور دھنی تھے بات کے
اُن کی حق گوئی سے پردے جُھوٹ کے پھٹ کر اُٹھے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

آزادی کی باتیں

آج کے دِن رنجشوں کو کم کریں
اپنی آزادی کی باتیں ہم کریں

بہتری چاہی جنھوں نے قوم کی
یاد اُن کی نیکیاں ہر دم کریں

خُوب سے ہو خُوب تر یہ سرزمیں •
کوشش اِس کے واسطے پیہم کریں

شُکر اللہ کا کریں ہر حال میں
سر اُسی کے سامنے ہم خم کریں

اپنے کردار اور بلند اخلاق سے
اور اُونچا مُلک کا پرچم کریں

مُسکرا کر ہی مِلیں جس سے مِلیں
دوستوں کو کیوں عبث برہم کریں

آج کے دِن جو کیا تھا فیصلہ
تذکرہ اُس کا خُوشی سے ہم کریں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

یومِ پاکستان منائیں

یومِ پاکستان ہم جس دِن منائیں شان سے
مرتبہ اپنا بڑھائیں یومِ پاکستان سے
یومِ پاکستان سے حُبِّ وطن دِل میں بڑھے
اور یہ حُبِّ وطن بڑھ کر ہو ہم کو جان سے

آج وُہ دِن ہے کہ ہر چھوٹا بڑا مسرُور ہو
ہر طرح کا دُکھ وطن کی سرزمیں سے دُور ہو
آج کے دِن شادمانی کی تمنّا جی اُٹھے
زِندگی پھُولے پھلے، یہ آج کا دستُور ہو

آج تک جو کُچھ کِیا ہم نے یہ مانا خُوب ہے
فخر کرنا کارناموں پر ہمیں مرغُوب ہے
ذکر کرنا نیک کاموں کا ضروری ہی سہی
عیب جُوئی دُوسروں کی بھی مگر معیُوب ہے

کام کرنے کی لگن میں ہر قدم آگے بڑھے
ہر مُسلماں حق پرستی کا سبق ہر دم پڑھے
یومِ پاکستان ہم جس دم منائیں شان سے
پاٹ دیں اِس راہ میں آئیں جو نفرت کے گڑھے

اپنی آزادی کی منزل پر پُہنچنا چاہیے
اپنی طاقت، اپنے بازو پر بھروسا چاہیے
آنے والے کل کو روشن تر بنانے کے لیے
اپنے منصُوبوں پہ ڈٹ کر کام کرنا چاہیے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

14 اگست 1947

پاکستان بنا

آج کے دِن ڈنکا آزادی کا بجا
آج کے دِن چرچا آزادی کا ہُوا
آج کے دِن پیارا پاکستان بنا
آج کے دِن ڈنکا
آزادی کا بجا

آج کے دِن کے لیے چند برس پہلے
بچّے اور بڑے اور کئی بوڑھے
تن من دھن دے کے مُلک کے کام آئے
کیا کیا جتن کیے
آج کے دِن کے لیے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

آؤ عہد کریں باطل سے نہ ڈریں
سچّی بات کہیں سب مِل جُل کے رہیں
کوشش کر کے پڑھیں عِلم میں آگے بڑھیں
مُلک کے کام آئیں
آؤ عہد کریں

یہ زِندگی بھرا دِن

چودہ اگست کا دِن بے شُبہ ہے بڑا دِن
اِس دِن جہاں میں ہم نے ہندوستاں میں ہم نے
بخت اپنا آزمایا مُلک اِک الگ بنایا
اور پاک سرزمیں کو اِس خِطّۂ حسیں کو
وطنِ عزیز مانا
دُنیا سے بڑھ کے جانا

چودہ اگست کا دِن جذبات سے سجا دن
اپنی زباں پہ لا کے آزادیوں کے قِصّے
ہم کو سراہتا ہے لیکن یہ چاہتا ہے
چرچا ہو اِس کا دائم جس پر وطن ہے قائم
ہم مُطمئِن نہ بیٹھیں
کوشش کو جاری رکھّیں

چودہ اگست کا دِن یہ زِندگی بھرا دِن
یہ قوم کا چہیتا مُژدہ ہمیں ہے دیتا
آسان ہوگی مُشکِل اب ہے قریب منزل
ہے بات کوئی دَم کی صُورت ہی اور ہوگی
دینِ مُحمّدی کا
قلعہ یہ مُلک ہوگا

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

قائم شان رہے

اِس دِن کے لیے برسوں ہم نے — قربانیاں دیں لاکھوں ہم نے
جاں دے کے اِس کو پایا ہے — یہ دن یُوں ہی کب آیا ہے
اِس دِن سے لگن ہر آن رہے
اِس دِن کی قائم شان رہے

اِس دِن نے اکٹھّا ہم کو کیا — آزادی کا اِنعام دیا
اور پاکِستان سا پیارا وطن — مُسلم کی آنکھ کا تارا وطن
اِس بات کا سب کو دھیان رہے
اِس دِن کی قائم شان رہے

اِس دن نے ہمیں خُوش حال کیا — خُوشیوں سے مالا مال کیا
اِس طور ہمیں پھر چمکایا — سب نے محنت کا پھل پایا
دِل میں نہ کوئی ارمان رہے
اِس دِن کی قائم شان رہے

اِس دِن آؤ پھر عہد کریں — دَم مُلک کی آزادی کا بھریں
قوم اور وطن کے کام آئیں — گُن دِین کی عظمت کے گائیں
تازہ اِن سے اِیمان رہے
اِس دِن کی قائم شان رہے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

آزاد ہُوئے ہم

دِل کی بات زباں پر لائیں — خُوشیوں کا طُوفان اُٹھائیں
آج کے دِن آزاد ہُوئے ہم — آؤ اِس کی یاد منائیں

آج کے دن کے کیا کہنے ہیں — پیڑوں نے کپڑے پہنے ہیں
ننّھے ننّھے پودوں پر بھی — رنگیں پھُولوں کے گہنے ہیں

موسم بھی خُوش ہم بھی خُوش ہیں — گاتے ہیں سب پنچھی، خُوش ہیں
جن کو پہلے نہیں خُوش دیکھا — وہ بھی دیکھا دیکھی خُوش ہیں

خُوشیوں کے سب جھُولے جھُولیں — لیکن اِتنا بھی تو نہ پھُولیں
ذِمّے ہیں جو کام ہمارے — خُوشیوں میں اُن کو مت بھُولیں

عہد کریں آؤ سب مِل کے — کام کریں گے ہم اب مِل کے
کام ہمارے بن جائیں گے — کام کریں گے ہم جب مِل کے

مُلک کی شان بڑھائیں گے ہم — مُلک کی بات بنائیں گے ہم
کوشش، ہمّت اور محنت سے — دُنیا پر چھا جائیں گے ہم

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

آج کا دِن

جمہُور کی کوشِش سے آیا ہے آج کا دِن
اپنی عظمت پر اِترایا ہے آج کا دِن
گُلشن میں ترانہ ایک نیا لہرایا ہے
کِھلتی کلیوں نے مہکایا ہے آج کا دِن
ہم دُہرے تہرے پِستے تھے محکومی میں
مُژدہ آزادی کا لایا ہے آج کا دِن
ہر گوشہ پاکستان کا اِس سے جی اُٹھا
ایک پُختہ عزم نے چمکایا ہے آج کا دِن
ہے روشن مُستقبل کا ضامن اپنا وطن
اور اپنے وطن کا سرمایہ ہے آج کا دِن
آزاد رہیں گے جب تک دُنیا قائم ہے
ہم نے ہر حد تک پھیلایا ہے آج کا دن

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

آج کٹی زنجیر

آج کٹی زنجیر، وطن آزاد ہُوا

محکومی کے بندھن ٹُوٹے
سارے دُشمن نکلے جھُوٹے
قائدِ اعظم نے جب کی
آزادی کی تفسیر، وطن آزاد ہُوا
آج کٹی زنجیر، وطن آزاد ہُوا

پاکستان جہاں میں اُبھرا
بدل گیا دُنیا کا نقشا
سب کی ہمّت اور کوشش سے
بدل گئی تقدیر، وطن آزاد ہُوا
آج کٹی زنجیر، وطن آزاد ہُوا

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

سو پہرے تھے آزادوں پر
سر کٹتے تھے فریادوں پر
آخر سامنے آئی سب کے
خوابوں کی تعبیر، وطن آزاد ہُوا
آج کٹی زنجیر، وطن آزاد ہُوا

پاک سوسائٹی

آج کا دِن ہے عظمت والا
آج کا دِن ہے شوکت والا
آج بڑھائی اِنسانوں نے
اِنساں کی توقیر، وطن آزاد ہُوا
آج کٹی زنجیر، وطن آزاد ہُوا

ڈاٹ کام

علّامہ اِقبالؒ

شاعرِ مشرق

حضرتِ علّامہ کی باتیں کریں
جن کو ہم سب شاعرِ مشرق کہیں
عِلم کی اُن کو لگن بچپن سے تھی
وقف جس کے واسطے کی زندگی

عِلم کی خاطِر وُہ یورپ بھی گئے
جس سے اُن پر بھید مغرب کے کُھلے
اُن کی رنگت سُرخ، چہرہ رُعب دار
شخصیّت اُن کی نہایت باوقار

وُہ پہنتے تھے بہُت سادہ لباس
ڈھیلا ڈھالا ، اُجلا اُجلا سا لباس
فقر کی دُنیا تھی اُن کی زندگی
اُن کی عظمت اُن کی درویشی میں تھی

قوم کے غم میں وہ رہتے تھے نِڈھال
قوم کا دن رات تھا اُن کو خیال
چاہتے تھے وُہ مُسلماں ایک ہوں
سِیدھے رستے پر چلیں اور نیک ہوں

آبرُومندانہ دُنیا میں رہیں
اپنے آبا کی طرح پھُولیں پھلیں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

اِقبالؒ کا مرتبہ

وُہ اِک قلندر مرد تھا — عاشق رسولِ پاکؐ کا
تھا درد اُس کو قوم کا — جس میں تھا ہر دم مُبتلا
ہر حال میں اُس کے رہا — وِردِ زباں نامِ خُدا
قُرآں میں اُس کے لیے — ہر بات کا تھا فیصلہ
اِسلام ہی کی برتری — دُنیا میں وُہ تھا چاہتا
اُس نے مُسلماں کو دیا — جینے کا تازہ وَلولہ
عِزّت سے رہنا چاہیے — اِنسان کو، اُس نے کہا
ہر ایک کو آیا پسند — اُس کا خودی کا فلسفہ
اُس سے بڑا شاعر یہاں — اب تک نہیں پیدا ہُوا

پایا نہ پائے گا کوئی
اِقبال کا سا مرتبہ

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

کہا اقبالؒ نے

مُلک و مِلّت کا بہت چرچا کیا اِقبال نے
شاعروں نے کب کہا تھا جو کہا اقبال نے

خُوش رہو، لکھو پڑھو، خدمت کرو، آگے بڑھو
قوم کے بچّوں کو دی کیا کیا دُعا اِقبال نے

نوجوانوں کو کیا آگاہ اُن کے فرض سے
اُن کی منزل کا دیا اُن کو پتا اِقبال نے

رہنُمائی کے لیے بھٹکے ہُوئے اِنسان کی
ہے خُدا کے بعد پیغمبرؐ، کہا اقبال نے

ہیں مُسلماں اور ہندُو دو الگ ہی سلسلے
اپنے خُطبے میں کہا یہ برملا اقبال نے

مُلک اِک ایسا بناؤ، دین ہو جس کی اساس
مشورہ اہلِ وطن کو پھر دیا اِقبال نے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

مردِ درویش

نام اِقبالؒ کا اشعار میں جب آتا تھا
ہر مُسلمان کو اِک آئینہ دِکھلاتا تھا

دیکھنا چاہتا تھا اپنے وطن کو آزاد
مُلک اور قوم کے غم میں وہ گھلا جاتا تھا

ہم وطن اُس کے جیئیں غازی، مُجاہد بن کر
مردِ مومن کا تصوّر ہی اُسے بھاتا تھا

کارنامے تھے اُنھی کے اُسے ہر طور پسند
اپنے اسلاف کے ہر رنگ میں گُن گاتا تھا

بادشاہت وُہ خُدا ہی کی فقط مانتا تھا
مردِ دَرویش تھا ، دَرویشی پہ اِتراتا تھا

نوجواں اُس کو نظر آتے تھے جیسے شاہین
زِندگی اُن کی اُڑانوں ہی میں وُہ پاتا تھا

اُس کو اِنسان کی عظمت کا تھا ہر لحظہ خیال
اِسی عظمت کو لیے عرش تلک جاتا تھا

ایسا شاعر ہے

اقبال اِک ایسا شاعر ہے

جس نے اپنے ہم وطنوں کو
غفلت کی نیند سے چونکایا
اُن کی عظمت کی بات کہی
اُن کی اُمّید کو زندہ کیا

محکوموں کو، مظلوموں کو
اُن کا ماضی انھیں دکھلایا
اُن کی طاقت کی بات کہی
اور کُھل کے خُدا کا نام لیا

اِقبال اِک ایسا شاعر ہے

جس نے مُسلم کا چاہا وطن
سب آزادی سے رہیں جس میں
ہو پَیروی جس میں شریعت کی
جس میں اِنصاف کی دولت ہو

ہندو سے الگ اِک اپنا وطن
اللہ کے حُکموں کو مانیں
اور باتیں پیار محبّت کی
جس میں سچ ایک حقیقت ہو

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

اِقبال اِک ایسا شاعر ہے

جس نے اِنسان کو یوں دیکھا — جس سے ہو خُودی اُس میں پیدا
اللہ کا نائب اُس کو کہا — افضل ہر شے سے اُسے مانا
چاہا کہ وُہ دُنیا کو جانے — اپنے خالق کو پہچانے
فِطرت کو یُوں تسخیر کرے — جس سے اُس کی عظمت اُبھرے

اِقبال اِک ایسا شاعِر ہے

سچّائیاں جس کے شعروں کی — رہتی ہیں زباں پر لوگوں کی
برسوں سے اُس کی باتوں پر — اُس کے فِکر اور خیالوں پر
دُنیا اپنا سر دُھنتی ہے — حِکمت کے موتی چُنتی ہے
اور اُس کی بڑائی کا سِکّہ — ہر دَور میں ہے چلتا رہتا

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

یومِ اقبالؒ

گیت اقبال کے گاتے ہیں ہم　　بزمِ اقبال سجاتے ہیں ہم
اُس کا پیغام سُناتے ہیں ہم　　ایک جھنڈے کو اُٹھاتے ہیں ہم

یومِ اِقبال مناتے ہیں ہم

اُس نے بیدار کیا ہم سب کو　　اِک نیا فِکر دیا ہم سب کو
اپنے حلقے میں لیا ہم سب کو　　کھُل کے یہ بات بتاتے ہیں ہم

یومِ اقبال مناتے ہیں ہم

قوم کی دیکھی بڑائی اُس نے　　چاہی مُسلم کی بھلائی اُس نے
رمزِ جینے کی بتائی اُس نے　　اُس کی عظمت کو جتاتے ہیں ہم

یومِ اقبال مناتے ہیں ہم

اُس نے بتلایا مُسلماں ہونا　　حرمِ پاک کا درباں ہونا
دِین کی راہ میں قرباں ہونا　　خُود کو اِس راہ پہ لاتے ہیں ہم

یومِ اقبال مناتے ہیں ہم

جو کہا اُس نے، کہیں ہم سب سے　　ایک ہوں، مِل کے چلیں ہم سب سے
حق پرستی میں بڑھیں ہم سب سے　　حلف یہ آج اُٹھاتے ہیں ہم

یومِ اقبال مناتے ہیں ہم

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

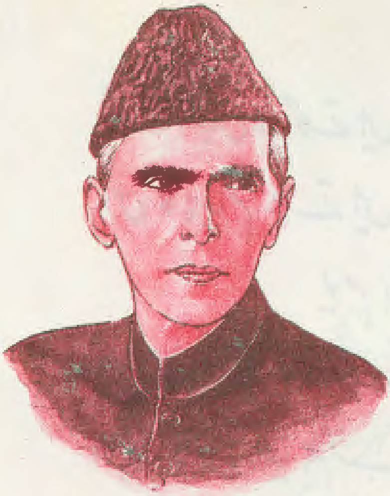

قائدِ اعظمؒ

ہمارے رہنما

قائدِ اعظم ہمارے رہنُما
نیک دِل، ہمدرد، مُخلِص، باصفا
وُہ جھجکتے تھے نہ سچ کہتے ہُوئے
صاف گو دیکھا نہیں اُن سے بڑا
اُن کا اِک اِک لفظ ہوتا برمحل
اُن کی ہر تقریر ہوتی دِل کُشا
پاٹ دار آواز، لہجہ پُریقیں
سُننے والوں پر اثر کرتا ہُوا

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

گفتگو میں اُن کی ہوتی وُہ دلیل
رَد نہ کر سکتا تھا جس کو دُوسرا
وُہ سیاست دان تھے اتنے بڑے
مات ہی کھاتے حریف اُن سے سدا
دوست دُشمن خُوب تھے پہچانتے
اُن کو دھوکا کوئی دے سکتا نہ تھا
وُہ نظر رکھتے تھے مُستقبل پہ بھی
جائزہ لیتے تھے جب بھی حال کا
کتنے مُحکم اُن کے تھے چودہ نکات
جن کا چرچا دیر تک ہوتا رہا
اُن کی تدبیروں ہی سے ہم کو ملا
یہ وطن ، یہ مُلک پاکستان کا

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

عظیم اِنسان

ہندوؤں کی دُشمنی   جب مُسلماں سے بڑھی
قائدِ اعظم نے کی   رہنمائی قوم کی
وُہ سیاست دان تھے
وہ عظیم اِنسان تھے

وُہ اُٹھے، آگے بڑھے   اِک عقیدے کو لیے
دیکھتے ہی دیکھتے   ہر طرف پھر چھا گئے
جس پر سب حیران تھے
وُہ عظیم اِنسان تھے

بات نظریّے کی تھی   جس میں قوّت ہے بڑی
قوم اکٹھّی ہو گئی   قوم اُن کا جسم تھی
قوم کی وُہ جان تھے
وُہ عظیم اِنسان تھے

اُن کے دُشمن بھی بڑھے   نِت نئی چالیں چلے
لیکن اُن کے سامنے   ڈٹ کے قائد بھی رہے
حق کا وُہ اِعلان تھے
وہ عظیم اِنسان تھے

قوم کو قائد نے دی   اِک نئی ہی زِندگی
اور دِکھائی دِل کشی   جو تھی پاکستان کی
صاحبِ عِرفان تھے
وُہ عظیم اِنسان تھے

قائدِ اعظمؒ کا اِحسان

دوستوں نے بھائیوں نے جب تھا ٹھکرایا ہمیں
اور صبح و شام کے جھگڑوں سے شرمایا ہمیں
قائدِ اعظم اُٹھا، میدان میں لایا ہمیں

اپنی جُرأت اپنی ہمّت، اپنی ہی تدبیر سے
اپنی باتوں کے تقاضوں میں چُھپی تصویر سے
دیکھ سکتے تھے نہ جو نقشہ، وُہ دِکھلایا ہمیں

قائدِ اعظم نے منزل کا دِکھایا راستا
راستے کی مُشکلوں کو ہم پہ پھر آساں کیا
ہاتھ تھاما جب بھی گھبرایا ہُوا پایا ہمیں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

قائدِ اعظم کی منزل سبز زمینِ پاک تھی
جس کی خاطر اُس نے اپنی جان تک قُربان کی
جان دے کر اُس نے اِس منزل پہ پہنچایا ہمیں

قائدِ اعظم کی کوشش سے ہُوئے آزاد ہم
قائدِ اعظم کو کرتے ہیں ہمیشہ یاد ہم
گیت آزادی کا گانا اُس نے سِکھلایا ہمیں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

حشر تک روشن رہے گا نام پاکستان کا
بول بالا دہر میں ہوگا یُوں ہی اِنسان کا
قائدِ اعظم نے یہ نُکتہ بھی سمجھایا ہمیں

اے قائدِ اعظمؒ

سَو پھندوں میں ہم کو تھا زمانے نے پھنسایا
ہر دِل میں غُلامی نے تھا گھر اپنا بنایا
اِتنے میں مدد کو تُو ہماری نِکل آیا
اے قائدِ اعظم

تُو آیا تو دُنیا ہی ہماری ہُوئی کُچھ اور
ہوتی نہ تھی جو بات وُہ جاری ہُوئی کُچھ اور
ہر چیز وطن کی ہمیں پیاری ہُوئی کُچھ اور
اے قائدِ اعظم

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

پھل محنتوں کا ہے تو دُعاؤں کا صِلہ ہے
یہ اپنا وطن باغ کی صُورت جو کِھلا ہے
ہم کو تِری تدبیر سے، کوشش سے مِلا ہے
اے قائدِ اعظم

تیرا جو سَبَق تھا وُہ دیا تھا نہ کِسی نے
اِسلام کا یُوں نام لِیا تھا نہ کِسی نے
جو کام کِیا تُو نے کِیا تھا نہ کِسی نے
اے قائدِ اعظم

جو کچُھ بھی کہا تُو نے ہمیں یاد رہے گا
سَو جان سے پیارا تِرا اِرشاد رہے گا
دِل تیری محبّت ہی سے آباد رہے گا
اے قائدِ اعظم

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

گیارہ ستمبر

آج رُخصت ہو گئے اِس جہاں سے چل بسے
قائدِ اعظم کہ تھے قوم کے لیڈر بڑے
اُن کے دَم سے ہی بنی
قوم کی جو بات تھی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

اُن کا دُبلا سا بدن کام میں رہتا مگن
اُن کو تھی تو اِک لگن ہو الگ اپنا وطن
اُن کی تدبیروں سے ہی
ہم کو آزادی مِلی

TORONTO PUBLIC LIBRARY

اُن کے قول اور فعل کا ہر جگہ شُہرہ ہُوا
اُن کی کوشش سے بنا مُلک پاکستان کا
دُھوم ہے جس مُلک کی
آج دُنیا میں مچی

ظُلم سے دبتے نہ تھے جوش میں بڑھتے نہ تھے
حق سے وُہ ٹلتے نہ تھے اور غلط کہتے نہ تھے
بہتری کو قوم کی
وقف کی تھی زندگی

عہد یہ آؤ کریں اُن کے رستے پہ چلیں
وُہ جو کہتے تھے کہیں مِل کے آپس میں رہیں
اِس میں طاقت ہے بڑی
اِس میں عظمت ہے چھُپی

مطبوعہ فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور - باہتمام عبدالسلام پرنٹر اور پبلشر